مولانا محمد اسحاق

چند قرآء

عیسیٰ بن مینا قالون

ابوموسیٰ عیسیٰ بن مینا بن وردان بن عبداللہ رزقی - ایک قول کے مطابق مری - بردۂ بنوزہرہ تھے - ان کا لقب قالون تھا - مدینہ کے قراء اور علمائے نحو میں سے تھے - چونکہ یہ نافع کے ساتھ بہت وابستگی رکھتے تھے اس لیے انھیں ان کا پروردہ سمجھا جاتا تھا - نہایت عمدہ قرآن پڑھتے تھے - اسی بنا پر نافع انھیں قالون کے نام سے موسوم کرتے ___ رومی زبان میں قالون کے معنی جید کے ہیں - جب یہ قرآن کی تلاوت کرتے تو نافع بہت ہی خوش ہوتے اور فرطِ مسرت سے ان کی طرف اشارے کرتے -

قالون رومی نژاد تھے اور ان کے دادے کے دادے کا دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اسیرانِ روم کے ساتھ آیا تھا - اسے حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انھوں نے اسے ایک انصاری کو فروخت کر دیا جو بعد میں محمد بن محمد فیروز کا غلام بنا - ابو محمد بغدادی کا کہنا ہے کہ قالون اتنے بہرے تھے کہ صدائے بوق تو نہ سن پاتے لیکن ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا تو اچھی طرح سُن لیتے - ابنِ حاتم کا کہنا ہے کہ قالون کے سامنے قرآن پڑھا جاتا تو پڑھنے والے کے ہونٹوں کی حرکت سے معلوم کر لیتے کہ قاری نے لحن یا خطا کا کہاں ارتکاب کیا ہے - ۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے اور متواتر پچاس برس نافع کو قرآن سناتے رہے - ۲۰۵ یا ۲۲۰ سے پہلے فوت ہوئے -

یعقوب بن ابراہیم بن سعید زہری

یہ ورش - عثمان بن سعید یا ابو عمرو قرشی ہیں جو ان کے بردہ تھے اور قبطی مصری تھے - ان کا لقب ورش تھا - یہ شیخ القراء اور امام المرتلین تھے - اپنے زمانہ میں یہ قرائے دیارِ مصر کے سربراہ کی حیثیت رکھتے تھے - ۱۱۰ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور علمِ قرأت کی تحصیل کے لیے نافع بن ابونعیم کی خدمت میں حاضر ہوتے - نافع کو انھوں نے کئی بار قرآن سنایا - چونکہ یہ کوتاہ قد تھے اور قد کی مناسبت سے گرۃ

نا مختصر پہنتے کہ پنڈلیاں صاف نظر آتیں، اس لیے نافع نے انھیں ورش کے نام سے پکارنا شروع کر دیا - ایک قول یہ بھی ہے کہ کم کھاتے اور دبلے پتلے تھے لہٰذا ورش کے نام سے موسوم ہوتے - نافع انھیں ہمیشہ ان الفاظ سے پکارتے - ورشان آؤ، ورشان پڑھو - پھر ورشان کو مخفف کرکے ورش سے موسوم کرنے لگے - یہ بھی منقول ہے کہ ورش ایک معروف پرندہ ہے - یہ بھی کہتے ہیں کہ ورش ایک شئی ہے جو دودھ سے تیار کی جاتی ہے یا یہ کہ وہ پنیر یا پنیر کی قسم کی کوئی شئی ہے اور ان کے سفید رنگ کی وجہ سے انھیں یہ لقب دیا گیا جو ان کے ساتھ چپک کے رہ گیا - اپنے نام کی بہ نسبت یہ لقب انھیں زیادہ پسند تھا انھوں نے ۸۷ سال کی عمر پاکر ۱۹۷ھ میں مصر میں وفات پائی -

ابوبکر بن عیاش

ان کا نام محمدؒ، اور ایک قول کے مطابق شعبہ بن سالم اسدی ہے - یہ راوی عاصم تھے - یہ شعبہ بن عیاش بن سالم ابوبکر حناط اسدی نہشلی کوفی ہیں - پیشوائے عالم اور راوی عاصم تھے - ان کے نام میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے - مختلف لوگوں نے ان کے تیرہ نام ذکر کیے ہیں: مثلاً احمد، عبداللہ، عنترہ، سالم، قاسم اور محمدؐ ! صحیح ترین قول یہ ہے کہ ان کا نام شعبہ تھا - ۹۵ھ میں پیدا ہوئے - انھوں نے عاصم پر تین دفعہ قرآن کی قرآت کی - عطاء بن سائب اور اسلم منقری سے بھی تحصیل قرأتِ قرآن کی - انھوں نے طویل عمر پائی -

وفات سے سات سال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ قبل لوگوں کو قرأتِ قرآن کی تعلیم دینا ترک کر دی تھی - عالم باعمل اور صاحب حجت شخص تھے - ان کا خود اپنا قول ہے کہ "میں نصف اسلام ہوں" - ائمہ اہلِ سنت میں سے تھے - ان کے لیے پورے پچاس سال بستر کا اہتمام نہیں کیا گیا - ۱۹۳ یا ۱۹۴ھ میں فوت ہوئے -

حفص

یہ حفص بن سلیمان بن مغیرہ ابوعمر بن ابوداؤد اسدی کوفی غاضری بزاز ہیں - یہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے اور حفیص کے نام سے معروف تھے - عرضاً و تلقیناً انھوں نے عاصم سے قرأت سیکھی، عاصم کے ربیب اور ان کی بیوی کے بیٹے تھے ۹۰ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد آگئے - وہاں تحصیل قرأت کی - بعد ازاں مستقل طور پر مکہ میں سکونت اختیار کر لی اور قرآن کی تعلیم دینا شروع کر دی - یحییٰ بن معین کا

قول ہے کہ عاصم کی صحیح ترین روایت قرأت وہی ہے جو حفص نے روایت کی ہے۔ یہ قرأت عاصم کے سب سے زیادہ عالم ہیں اور ضبط قرآت کے باب میں شعبہ پر فوقیت رکھتے ہیں۔ صحیح قول کے مطابق ان کا سالِ وفات ۱۸۰ھ ہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ انھوں نے ۱۸۰ اور ۱۹۰ کے درمیانی عرصہ میں انتقال کیا۔

عبداللہ بن عامر یحصبی

عبداللہ بن عامر بن یزید بن عمران یحصبی (یہ صاد کے ضمہ کے ساتھ بھی ہے اور کسرہ کے ساتھ بھی) یہ یحصب بن دہمان بن عامر بن یعرب بن قحطان بن عابر کی طرف منسوب ہے جو حضرت ہود علیہ السلام ہیں۔ ایک قول کے مطابق یحصب بن مالک بن اصبح بن ابرہہ بن صباح ہے۔ ان کی کنیت کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ مشہور یہ ہے کہ ان کی کنیت ابوعمران ہے۔ فنِ قرآت سے متعلق ان کو اہلِ شام کے امام و پیشوا کی حیثیت حاصل تھی اور اس علم کی مشیختِ تعلیم کی سربراہی کے منصب پر فائز تھے انھوں نے حضرت ابوالدرداء اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے مصاحب اور شاگرد مغیرہ بن ابوشہاب سے عرضاً قرآت سیکھی۔ بعض لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بھی قرآن سنانے کا شرف حاصل کیا۔ یہ تو بلاشبہ صحیح ہے کہ انھوں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سماع قرآن کیا۔ جس میں حضرت معاویہ بن ابوسفیان، نعمان بن بشیر، واثلہ بن اسقع اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہم خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ ۱۱۸ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

ہشام بن عمار

ہشام بن عمار بن نصیر بن میسرہ بن ابوالولید سلمی یا ظفری دمشقی۔ یہ مفتدائے اہلِ دمشق اور ان کے خطیب و محدث اور معلم قرآن اور مفتی تھے۔ ۱۵۳ھ میں پیدا ہوئے۔ قراء کی ایک بہت بڑی جماعت سے عرضۃً قرآت سیکھی۔ یہ علامہ، فصیح اور وسیع الروایات تھے۔ انھوں نے ایوب بن تمیم تمیمی سے علم قرآت حاصل کیا۔ ایوب بن تمیمی نے یحییٰ بن حارث ذماری سے اور انھوں نے ابن عامر سے یہ علم حاصل کیا۔ ایوب بن تمیم کی وفات کے بعد سربراہی قرآتِ قرآن دو آدمیوں یعنی ہشام اور ابن ذکوان کی طرف منتقل ہوگئی تھی۔ ہشام صحتِ نقل، فصاحت، علم، روایت اور درایت میں خاص شہرت کے حامل تھے۔ باوجود اس کے کہ ان پر ضعف و پیری کا غلبہ ہوگیا تھا تاہم استواریٔ عقل و دانش اور اصابتِ فکر و رائے

میں سب سے ممتاز تھے۔ اخذِ قرأت اور تحصیلِ علمِ حدیث کے لیے لوگ دُور دراز سے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ ۲۴۴ یا ۲۴۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابنِ ذکوان

ہشام کے راوی ابن ذکوان ہیں جن کا نام عبداللہ بن احمد بن لبشر ہے۔ ایک قول کے مطابق بشیر بن ذکوان بن عمرو بن فہر بن مالک بن نضر ابوعمرو اور ابومحمد قرشی فہری دمشقی ہیں۔ یہ بڑی شہرت کے مالک تھے۔ استاذ، راوی اور ثقہ تھے۔ شام کے شیخ القرا۔ اور جامع دمشق کے امام تھے۔ انھوں نے ایوب بن تمیم سے اخذ علم کیا، جنھوں نے ان کو دمشق میں علم قرأت کے سلسلہ میں اپنا خلیفہ مقرر کر دیا تھا یہ ایوب کے، ابویحییٰ بن حارث راوی کے اور یحییٰ، ابن عامر کے شاگرد ہیں۔ کسائی شام آئے تو انھوں نے ان سے بھی علمِ قرأت حاصل کیا۔ اس زمانہ میں عراق، حجاز، شام، مصر اور خراسان میں ابن ذکوان سے بڑا کوئی قاری نہ تھا۔ ان کی ولادت ۱۷۳ میں اور وفات ۲۴۲ھ میں ہوئی۔

حمزہ بن حبیب زیات

حمزہ بن حبیب بن عمارہ بن اسماعیل۔ یہ قرائے سبعہ میں سے چھٹے قاری تھے جو قرا کی اس جماعت میں سب سے زیادہ زاہد، امام و مقتدیٰ اور عاقل و فہیم تھے۔ یہ ابوعمارہ کوفی تیمی ہیں۔ کہتے ہیں یہ بنو تمیم کے بردہ تھے۔ ایک روایت کے مطابق یہ خالص تیمی تھے۔ ان کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی انھوں نے صحابہ کرام کا آخری زمانہ پایا۔ ممکن ہے بعض صحابہ کو دیکھا بھی ہو۔ اعمش، جعفر بن محمد صادق اور ابو اسحٰق بن ابولیلیٰ کے سامنے قرأت کی اور ان سے باقاعدہ یہ علم سیکھا۔ خود ان سے ابراہیم بن ادہم، سفیان ثوری اور شریک بن عبداللہ نے روایتِ قرأت کی۔ عاصم اور اعمش کے بعد علمِ قرأت کی قیادت انھیں کی طرف منتقل ہو گئی تھی اور یہ مستند امام، ثقہ، ثابت قدم، راضی برضائے خدا، قائم بکتاب اللہ، عاہر فرائض، عالم عربیت، حافظ حدیث، عابد و زاہد اور خاشع تھے۔ ان خصوصیات کی بنا پر یہ ایک عدیم النظیر اور فقید المثال شخص تھے۔ یہ عراق سے زیتون لے کر اور حلوان سے نازیل اور پنیر لے کر کوفہ جاتے تھے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں، علم قرآن اور فرائض کے ضمن میں حمزہ سب سے فائق تر ہیں۔ یہ مدّ اور ہمزہ میں افراط سے منع کرتے اور مد اور ہمزہ میں افراط کرنے والے سے کہتے ایسا نہ کرو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ سفید رنگ سے معاملہ بڑھ جائے تو برص ہو جاتا ہے۔ گھنگھریالے بالوں کو مزید گھنگھریالے کرنے کی کوشش کی جائے تو سخت ہو

جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر قرأت میں افراط سے کام لیا جائے تو وہ قرأت نہیں رہتی۔ باختلاف روایات حمزہ نے ۱۵۸ھ یا ۱۵۶ یا ۱۵۴ھ میں وفات پائی۔ ان کی قبر حلوان میں ہے۔

کسائی

یہ علی بن حمزہ بن عبداللہ بن بہمن بن فیروز اسدی ہیں۔ بنو اسد کے بردہ تھے۔ ایرانی الاصل اور سوادِ عراق کے باشندے تھے۔ حمزہ بن زیات کی وفات کے بعد کوفہ میں قرأت کی امامت و پیشوائی انھیں کو حاصل ہوئی۔ انھوں نے حمزہ کے سامنے چار دفعہ قرأت کی۔ اس باب میں حمزہ ان پر کامل اعتماد کرتے تھے۔ ان سے امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے روایت کی۔ امام احمد بن حنبل کا کہنا ہے کہ میں نے کسی کو کسائی سے زیادہ راست گو اور صادق اللہجہ نہیں دیکھا۔ شافعی کہتے ہیں، جس نے نحو میں عبور حاصل کرنا چاہا۔ وہ کسائی سے وابستہ ہوگیا۔ اسے کسائی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایک خاص قسم کے لباس اور حلہ سے آراستہ پیراستہ رہتے تھے۔ حمزہ کے حلقۂ درس میں بیٹھتے تو حمزہ لوگوں سے کہتے اس صاحب حلہ و لباس کی طرف رجوع کرو اور ان سے پوچھو۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ جس گاؤں کے رہنے والے تھے اس کا نام کسا تھا؛ اس لیے کسائی کہلائے۔ لیکن پہلی توجیہ زیادہ صحیح ہے۔

ابوالحارث

ابوالحارث لیث بن خالد۔ یہ بغدادی ہیں۔ ثقہ، دانا اور ضابط تھے۔ کسائی کے تلامذہ میں سے تھے۔ انھوں نے کسائی سے علم قرأت حاصل کیا اور حمزہ بن قاسم احول اور یزیدی سے حروف کی روایت کی۔ صاحب قراء سلمہ بن عاصم اور محمد بن یحییٰ نے ان سے عرضاً قرأت کی روایت کی۔ ۲۴۰ھ میں فوت ہوئے۔

ابوجعفر مدنی

ابوجعفر یزید بن قعقاع۔ ان کا شمار قرائے عشرہ میں ہوتا ہے۔ یہ مشہور تابعی ہیں۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ سے قرآن پڑھا اور ان سے روایت قرأت کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب اور مروان بن حکم سے سماع کیا۔ واقعہ حرہ سے قبل یہ مدینہ کے سب سے بڑے قاری تھے۔ ابوجعفر نے مدینہ میں باختلافِ روایات ۱۳۰ یا ۱۳۲ یا ۱۲۹ یا ۱۲۸ یا ۱۲۷ھ میں وفات پائی۔

ابومحمد

ابومحمد خلف بن ہشام بن ثعلب بزاز بغدادی۔ قرائے عشرہ میں سے ہیں۔

یعقوب حضرمی

ابو محمد یعقوب بن اسحق بن یزید بن عبداللہ بن ابو اسحاق حضرمی بصری تھے اور حضرم کے بردہ تھے۔ ان کا شمار قراء عشرہ میں ہوتا ہے۔ امام اہل بصرہ تھے اور انھیں قرأت کی تعلیم دیتے تھے۔ انھوں نے قاریوں کی ایک جماعت سے قرأت سیکھی۔ کسائی اور محمد بن زریق کوفی سے سماعتِ حروف کی۔ محمد بن زریق نے عاصم سے سماعت کی تھی۔ یعقوب حضرمی نے حمزہ سے بھی حروف کی سماعت کی۔ یہ جامع بصرہ کے امام تھے اور خود اپنی قرأت کے مطابق ہی جو قرأتِ یعقوب کے نام سے معروف تھی، قرأت کرتے تھے ۸۸ سال کی عمر پاکر ۲۰۵ھ میں فوت ہوئے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ان کے باپ، دادا اور پردادا نے بھی ۸۸ سال کی عمر پاکر انتقال کیا۔

اسلامی جمہوریت

مولانا رئیس احمد جعفری

ملوک وسلاطین کا زمانہ گذر گیا اور موجودہ دورِ سلطانیٔ جمہور کا زمانہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ درحقیقت جمہوریت کیا ہے؟ اس کی تعریف کیا ہے؟ اس کے حدود و خصائص کیا ہیں؟ یہ کس طرح بروئے کار آتی ہے اور اس کا تحفظ کس طرح کیا جاتا ہے۔ دنیا نے اس کا جواب مختلف انداز میں دیا ہے۔ لیکن اسلام نے جس جمہوریت کا خاکہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور اس پر عمل کر دکھایا وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل منفرد اور یکتا ہے۔ اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ اسلامی جمہوریت کی وضاحت کی گئی ہے۔ قیمت: ۹ روپے

ملنے کا پتہ

سکریٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور